بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمازیوں کے پانچ مختلف درجے

پہلا

خود اپنے آپ پر ظلم ڈھانے والا، قصوروار

وہ نمازی جو طہارت و وضو، پابندیٔ اوقات اور ارکان وحدود میں کوتاہی برتتا ہے۔

دوسرا

وہ جو نماز کے اوقات، حدود، اور ظاہری ارکان اور وضو (وغیرہ) کی حفاظت تو کرتا ہے لیکن وساوس (اور لایعنی خیالات) کے تعلق سے اپنے نفس سے مجاہدہ نہیں کرتا۔ تو وہ اپنے وسوسوں اور خیالات کا شکار ہو گیا۔

تیسرا

وہ جو نماز کے حدود وارکان کی حفاظت کرتا ہے اور وسوسوں و پریشان خیالی کو دفع کرنے میں اپنے نفس سے مجاہدہ بھی کرتا ہے۔ تاکہ دشمن اس کی نماز میں سے کوئی شئی چرا نہ لیجائے۔ تو یہ شخص گویا نماز اور جہاد میں ہوتا ہے۔

چوتھا

وہ نمازی جو ادائیگیٔ نماز کے لئے جب کھڑا ہوتا ہے تو نماز کے کل حقوق، ارکان اور حدود کو پورا کرتا ہے اور حدود و حقوقِ نماز کے اہتمام میں ہمہ تن مستغرق ہو جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ادنیٰ شئی بھی چھوٹ جائے۔ بلکہ اُس کی مکمل فکر اور پوری توجہ اس بات میں لگ جاتی ہے کہ نماز کماحقہ قائم ہو جائے اور کمالِ عروج تک پہنچے۔ غرضیکہ نماز کی شان (وعظمت) اور اسمیں اپنے رب کی عبدیت سے اس کا دل سرشار ہو جاتا ہے۔

پانچواں

وہ نمازی ہے جو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اسی طرح کھڑا ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے دل کو اپنے عزت وجلال والے آقا کے سامنے رکھ دیتا ہے۔ چشمِ دل سے اُسے دیکھتے ہوئے اس کا استحضار اور مُراقبہ کرتے ہوئے، اس کی محبت وعظمت سے لبریز و سرشار ہوتے ہوئے۔ گویا وہ اُسے دیکھ رہا ہے اور مشاہدہ کر رہا ہے۔ درآنحالیکہ اس کے تمام وسوسے اور پریشان خیالات کافور ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور اس نمازی کے اور رب کے درمیان کے کل پردے اور حجابات اُٹھ چکے ہوتے ہیں پس اس نمازی اور ہر دیگر نمازی کے درمیان نماز کا فرق آسمان اور زمین کے درمیانی فرق سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اس قسم کا نمازی اپنی نماز کے اندر اپنے رب کے ساتھ مشغول ہو کر آنکھوں کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوتا ہے۔

ان پانچ درجوں میں پہلا ١ نمازی مستوجبِ عقاب۔ دوسرا ٢ قابلِ محاسبہ۔ تیسرا ٣ بخشا بخشایا۔ چوتھا ٤ مستحق ثواب و اجر۔ اور پانچواں ٥ مقربینِ الٰہی سے ہے، کیونکہ اسکو ان لوگوں میں حصہ مل چکا ہے جنکے حق میں نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

—— علامہ ابن قیم، الوابل الصیب، ص ۳۰ - ۳۱، مطبوعہ مصر ۱۳۹۲ھ